www.KitaboSunnat.com

فرضی خلیفہ بلا فصل اور وصی رسول اللہ کے ایک دلچسپ وکیل

مولانا عزیز زبیدی

تازہ شمارہ

آج سے تقریباً دس سال پہلے "معارف اسلام" شیعہ معاصر کے فرضی نظریات اور جارحانہ مضامین پڑھ پڑھ کر ہم نے "خلیفہ بلا فصل اور وصی رسول اللہ" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جو کاغذوں کے ڈھیر کے نیچے دب کر رہ گیا تھا کئی سالوں کے بعد ہاتھ لگا تو ماہنامہ "محدث" لاہور نے اٹھا کر لیبنہ شائع کر دیا۔ بات گو اب بھی تازہ تھی مگر تاریخی چھاپ وہ نہیں رہی تھی۔ مثلاً مضمون ہم نے یوں شروع کیا تھا،

"شیعہ حضرات کے رسالہ ماہنامہ "معارف اسلام" لاہور کا "تازہ شمارہ" علی و فاطمہ نمبر" ہمارے سامنے ہے"

(محدث محرم الحرام ۱۳۹۴ھ)

ظاہر ہے "تازہ شمارہ علی و فاطمہ نمبر ۹۳ و یا ۱۳۹۲ھ ہی ہو سکتا ہے لیکن اب یہ بات نہیں تھی کیوں کہ اب دس سال بعد شائع ہو رہا ہے —— بس پھر کیا تھا، یار دوستوں کو بہانہ مل گیا، لگے ادھر ادھر کی کہنے کہ

"ہم نے اپنے ریکارڈ میں تلاش کیا مگر ہمیں معارف اسلام کا تازہ شمارہ علی و فاطمہ نمبر ماہ نومبر و دسمبر (۱۹۷۲ء) کا مشترکہ نہیں ملا۔ کوئی ایسا ہوتا تو ملتا"

(معارف اسلام جون ۱۹۷۳ء ص ۱۳)

معزز معاصر "طلوع اسلام" کے ادارہ سے خط موصول ہوا کہ "یہ کونسا تازہ شمارہ ہے۔ ہم نے "معارف اسلام سے پتہ کیا ہے۔ وہ انکاری ہیں (ملخصاً)

جیسے لکھ کر راقم الحروف کو ذہول ہو گیا تھا، ہو سکتا ہے کہ معزز معاصر معارف اسلام کو بھی ذہول ہو گیا ہو جب ہم موصوف کی یہ عبارت "ہم نے اپنے ریکارڈ میں تلاش کیا ....." پڑھتے ہیں تو پھر ان کے ذہول جبلی محسوس ہوتا ہے جو صحافتی دیانتداری کے خلاف ہے کیونکہ یہ سبھی کچھ ان کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ دراصل وہ سمجھتے ہیں کہ "عزیز زبیدی" دنیا سے شاید چل بسا ہو گا، اب پیچھے کون ہے جو حوالوں کی تلاش کے لیے اتنی کاوش کرے گا —— ویسے بھی اس قسم کے مکر و فریب ان کے "تقیہ" کی جان ہیں۔ اس لیے حتی المقدور نباہنے کی کوشش کرتے ہیں پر وہ رہ گیا تو زہے نصیب ورنہ "ثواب" تو ان کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں نہیں گیا۔ بس یوں سمجھئے کہ محترم مدیر جناب غیاث الدین صاحب نے عقیقتِ حال کے چھپانے کی جو کوشش کی ہے بقول شیعہ اکابر کے یہ چال کامیاب نہ سہی، ثواب تو انہوں نے کما ہی لیا۔

علی و فاطمہ نمبر ۱۹۶۳ء تھا

ان دنوں میں معارفِ اسلام کے دوسرے شماروں کے علاوہ ہمارے سامنے زیادہ تر "علی و فاطمہ نمبر" ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۶۳ء کا مشترکہ شمارہ بھی تھا۔ کہیں اس کا ماحصل پیش کیا تھا کہیں اس کی عبارت کے بعینہٖ اقتباسات درج کیے تھے ——— سہو و نسیان ممکن ہے لیکن یقین کیجئے ہم نے "تقیہ" سے کام نہیں لیا تھا کیوں کہ ہمارے دین میں "جعلسازی" حرام ہے، کارِ ثواب نہیں ہے

اب فاضل مدیر محترم غیاث الدین صاحب نے معارف کے دو شماروں (جون، جولائی ۱۹۷۳ء) میں ہماری گزارشات پر نقد و تبصرہ کیا ہے اور اپنے روایاتی "تبرا بازی" سے نوازا ہے۔ لیکن اصولی طور پر جو باتیں عرض کی گئی تھیں، ان کی طرف میرے بھائی نے توجہ مبذول نہیں کی ——— باقی رہا یہ کہ کیوں؟ تو یہ آپ ان سے پوچھیے! ہمارے لیے تو ان سے دریافت کرنا اس لیے بھی مشکل ہے کہ تبرا تول کے اور تقیہ کر کے وہ تو ثواب لوٹیں گے اور ہم ناحق بدمزہ ہوں گے۔ آخر کوئی اس جماعت پر کیسے اعتماد کرے جس کا یہ نظریہ ہو:

ان تسعة اعشار الدین فی التقیة ولا دین لمن لا تقیة لهٗ (اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ ص ۴۸۲)

دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں جو تقیہ نہیں کرتا وہ دیندار نہیں۔

قال ابو جعفر التقیة من دینی و دین ابائی (اصول کافی ص ۴۸۴)

(بروایت اصول کافی) امام باقر فرماتے ہیں، تقیہ میرا اور میرے باپ دادے کا دین ہے۔

ہماری گزارشات

ہم نے اپنے مضمون (محدث ماہ محرم ۱۳۹۲ھ) میں یہ کہا تھا کہ:

۱. شیعہ حضرات حضرت علیؓ و آلِ علی کے سوا باقی ساری دنیا کو تقیہ سے بہلاتے ہیں۔

۲. ان کی تمام تر توجہات کا مرکز کتاب و سنت سے زیادہ علی اور آلِ علی ہے۔

۳. شخصیت پرستی کا روگ ان کو لگ گیا ہے۔

۴. حضرت علیؓ کی خلافت کے لیے حضورؐ کی وصیت کا نعرہ ایک تہمت ہے۔

۵. حضرت علیؓ کے بارے میں شیعوں کے جو نظریات ہیں ان کی رو سے ان کے لیے خلافتِ اسلامیہ کے بجائے مقامِ عرش پر نیابتِ خدا چاہیے تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ ہمارا جو علی ہے وہ سزاوار خلافت ہے مگر اپنی باری پر جو قدرتی ترتیب رکھتی ہے۔
۷۔ حضرت علی سیاسی سے زیادہ علمی شخصیت تھے۔
۸۔ اب اگر شیعوں کی بات مان بھی لی جائے تو کیا خلافِ علی چوتھی جگہ سے سرک کر کے پہلی جگہ پر فٹ ہو کر وہ خلیفہ بلا فصل ہو جائیں گے؟ حالانکہ نہیں۔ پھر خواہ مخواہ امت کا وقت کیوں ضائع کرتے ہو وغیرہ مگر معاصر محترم کے دونوں شماروں کا مطالعہ کر کے دیکھیے۔ ادھر ادھر کی ہانکی ہیں، کیا موضوع کی طرف بھی توجہ مبذول فرمائی ہے؟
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

معارفِ اسلام

معارف اسلام (شمارہ جون، جولائی ۱۹۷۳ء) شیعوں کا ماہنامہ ہے، عرصہ سے جاری ہے۔ اس کی ثقاہت کا پایہ کتنا ہے؟ اسے اٹھا کر خود ہی دیکھ لیجیے۔ اس کے جذبات، باتیں، افکار، اسلوبِ خطاب اور علمی ثقاہت، غرض جو شے بھی دیکھیں گے، بس سبحان اللہ پڑھیں گے۔ جیسے ماتم کر رہے ہوں یا بال نوچنے کو پڑتے ہوں۔ اگر طبیعت حاضر ہوئی تو پھریوں جیسے کوئی اپنی لے میں گنگنا رہا ہو بہرحال علم اور سنجیدگی کی تلاش وہاں بالکل بے فائدہ ہے۔ یہ طنز نہیں بلکہ پورے کام کے آدمیوں کے ضیاع کا رونا ہے۔ انا للہ

دوستوں سے ایک گلہ

بد قسمتی سے ہمارے ہاں دو فرقے ایسے ہیں جن سے گفتگو اور تبادلۂ خیال کر کے کچھ لطف نہیں آتا۔ ایک شیعہ دوست دوسرے بریلوی کرمفرما ان سے کلام کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان
ا۔ پہلے لسترا ڈاڑھی کے بال منڈوائے، العیاذ باللہ
ب۔ پگڑی اتار کر اسے گھر رکھ دے
ورنہ پگڑی نہیں تو سر اور ڈاڑھی کے بال۔
اس اعتبار سے شیعہ دوستوں کا ہم احترام کرتے ہیں کہ یہ یزید کے دشمن ہیں مگر یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ علمی محاسبہ اور مذہبی مناقشہ کے دوران از زبان یزید کی استعمال کرتے ہیں یا جیسے کسی بالشویک کی دانتری اور قلم یوں چلاتے ہیں جیسے ابن زیاد اور حجاج بن یوسف کی تلوار۔
یہی حال بریلوی کرمفرماؤں کا ہے کہ اس عظیم ہستی اور رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشق بنتے ہیں جنہوں نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں۔ لیکن یہ "عشاقِ کرام" بات ہی گالیوں سے شروع کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف ان کے دلائل ہیں جہاں

ا۔ عقل و ہوش کی ساری قدریں

ب۔ اور علم و حقائق کے سارے معیار

اپنا سر پیٹتے اور ان کی جان کو روتے ہیں، اور بالکل یوں جیسے یہ لوگ محرم مناتے ہیں۔ یہ دونوں فرقے عوام کی زود اعتقادی اور سادہ لوحی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے کام و دہن کے چسکوں کے لیے بری طرح ان کا استحصال کرتے ہیں۔

ان کے غیر علمی اور غیر معیاری ذاکرانہ اور واعظانہ ٹوٹکوں اور عامیانہ علم کلام" کی وجہ سے، جدید طبقہ، دین اسلام سے بدکنے لگا ہے اور یہ لوگ دراصل دین اسلام اور خدا کے منکروں کو دینِ حق کے خلاف "انگشت نمائی" کے مواقع بھی مہیا کرتے ہیں ـــ ان کی ذہنی اور فکری سطحیت کی مضرت اگر خود ان تک محدود رہتی تو کوئی کہنے والا یہ کہہ سکتا کہ وہ جانیں! ـــ لیکن کیا کیا جائے کہ دشمنانِ دین ان کی اس علمی کم مائیگی اور سطحیت کو دین اور اہلِ دین کو بدنام کرنے کے لیے استعمال کیا کرتے ہیں۔

ذہنی لحاظ سے اگر ملتِ اسلامیہ کو روشن اور زرخیز رکھنا ہے تو ضروری ہے کہ عوام اور بالخصوص نوخیز نسل کو ان کی تقریروں، ان کے لٹریچر اور ان کی مجالس کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان کی باتیں قریباً قریباً عقل و ہوش اور علم کے مسلمہ اصولوں کے بالکل خلاف جاتی ہیں، دلائل بے وزن اور خوش فہمیوں کا پلندہ ہوتے ہیں جو قلب و نگاہ کے لیے مہمیز کی بجائے بریکیں لگتے ہیں ـــ اگر ان کے علم کلام کو سچ تصور کر لیا جائے تو یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ اسلام کوئی "نظامِ حیات" نہیں ہے بلکہ چند عظیم شخصیتوں کی صرف شخصی عظمتوں کا نقیب اور پاسبان ہے اور خدا کو بندوں کی عافیت اور آخرت کی بھلائی منظور نہیں، صرف اپنے پسندیدہ حضرات کی یادیں منانے، ان کی یادوں کو تازہ رکھنے، ان کی منقبت اور محامد کے "پل باندھنے" کے لیے وہ بندگانِ خدا کی تخلیق کر رہا ہے۔ اگر یہی بات ہوتی تو قرآن اور رسول کے بھیجنے کا تکلف کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی، کیونکہ ان کے بغیر تو یہ بازار ہندوؤں، یہودیوں عیسائیوں اور بدعت والوں نے بھی گرم کر رکھا تھا۔ بہرحال بعض مجبوریاں درپیش نہ ہوتیں تو یقین کیجیے کہ ہم ان کو قطعاً مخاطب بھی نہ کرتے۔ کیونکہ ان سے بات کرنے میں لطف نہیں رہا۔ صرف اتمامِ حجت والی بات رہ گئی ہے ـــ اور بس!!

معارف اسلام جون و جولائی ۱۹۷۳ء

اس وقت معزز معاصر ماہنامہ معارف اسلام جون و جولائی ۱۹۷۳ء کے شمارے ہمارے سامنے ہیں جن میں ہمارے فاضل دوست جناب غیاث الدین صاحب نے ہمارے ایک مضمون کا تعاقب فرمایا ہے۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ قارئین سے کہتے کہ ماہنامہ محدث (محرم ۱۳۹۳ھ) اور معارف اسلام کے مندرجہ بالا شمارے اٹھا کر خود پڑھ لیں اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کر خود ہی اندازہ فرمالیں کہ ہم نے کیا عرض کیا ہے اور جناب غیاث الدین صاحب کدھر کو اور کس انداز میں اُلٹ دوڑ رہے ہیں ـــــ لیکن اس خیال سے کہ راقم الحروف کی خاموشی کو غلط معنی پہنائے جائیں گے، مکرر عرض کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے، لیکن اس کے باوجود قارئین سے پھر بھی درخواست کریں گے کہ دونوں نگارشات کو سامنے رکھ کر وہ دونوں کو تولنے کی زحمت ضرور اٹھائیں۔

فاضل تبصرہ نگار نے کسی دائرہ میں رہ کر بات نہیں کی، بلکہ یوں چلے ہیں جیسے صحرا میں باد گولہ یا ایک بھٹکا ہوا راہی ـــــ اس لیے بات کو سمیٹنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ دراصل یہ "بات بے ڈھنگ" بھی ان کی "غیر واضح ذہنیت" کی غماز ہے، انہیں خود ہی معلوم نہیں کہ ان کے بنیادی اور اصولی مسائل کیا ہیں اور جس مضمون کا وہ تعاقب فرما رہے ہیں وہ کن پہلوؤں پر توجہ دینے کے متقاضی ہے بہرحال ہم کوشش کریں گے کہ ان کو معروف دائروں میں رکھ کر بات کی جائے تاکہ اخذِ نتائج میں آسانی رہے۔

معارف اسلام شیعہ دوستوں کی "اصول کافی" ہے اور رہا قی اہل سنت والجماعت کے لیے بہت بڑا ناصح، لیکن "تقیہ" جیسی بزدلانہ آڑ کے باوجود صحابہ کے سلسلہ میں وہ بغض و عناد کے جو جذبات رکھتا ہے وہ بہرحال بے قابو ہو ہو جاتے ہیں، وما تخفی صدورھم اکبر

آتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت

معزز معاصر "معارف اسلام" کے فاضل مدیر اپنے مخصوص لہجہ اور زبان میں شکایت فرماتے ہیں کہ ہم نے وقت کی نزاکت کا احساس نہیں کیا اور "تفرقہ ڈالنے والی باتیں لکھ کر فضا کو مکدر کرنے کا ارتکاب کیا ہے۔ (ملخصاً معارف اسلام جون ۱۹۷۳ء ص ۱۰-۱۱)

ہم خود اس امر کو برا جانتے ہیں کہ تفرقہ ڈالنے والی باتیں کی جائیں۔ لیکن کیا کیا جائے اگر کوئی صاحب چپ ہی نہ رہنے دیں۔ "حضرت ناصح اور واعظ" کی صلح جوئی کے جو نمونے ان کی تقریبات میں سامنے آتے رہے ہیں وہ تو محتاجِ بیان نہیں ہیں، ابھی "حالیہ محرم" (۱۳۹۴ھ) میں رنگ برنگے جو جو غبارے چھوڑے جا رہے ہیں، وہ بھی ابھی تازہ ہیں، ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں، عیاں را چہ بیاں و سردست ہم ان دوستوں کی ان چیرہ دستیوں اور حوصلہ شکن تلبیسات کے کچھ نمونے آپ کے سامنے رکھتے ہیں جو ماہنامہ "معارف اسلام" میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں وہ بھی مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر، خاص طور پر ان نفوسِ قدسیہ کے بارے میں، جو شمع رسالت کے پروانے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک صحابہ تھے۔ آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی، بلکہ منکرینِ خدا بھی اپنے "رہنماؤں" کے ان "یاروں" کا احترام ہی کرتے ہیں جو ان کے "یارِ غار" کہلائے۔ مگر شیعہ دوست ہیں جن کو جتنی برائیاں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے "یاروں" میں نظر آتی ہیں، دوسروں میں نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بات ہر معقول انسان کے لیے وجہ شرم اور عار ہے وہی کسی کے لیے وجہ اعزاز اور کار ثواب بن جائے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

صحابہ اور شیعہ

ذیل میں شیعوں کے معارف اسلام کی وہ خدمات ملاحظہ فرمائیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابہ کے خلاف انجام دے رہا ہے اور ساتھ یہ بھی مشاہدہ کریں کہ یہ کس قدر اشتعال انگیز اور افسوسناک ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ صحابہ کے بارے میں پہلے آپ خدائے قرآن کا نقطۂ نظر معلوم فرمالیں۔

بدر واحد میں شریک صحابہ

غزوہ احد میں وہ تمام صحابہ شریک تھے جو غزوہ بدر میں شریک رہے جن کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ:

اللہ نے ان کو پاک کیا اور شیطانی ناپاکی ان سے دور کی (لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ (انفال) اللہ تعالیٰ نے ان کو یقین دلایا کہ وہ ان کے ساتھ ہے (اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ)

ان صحابہ میں وہ بھی تھے جنھوں نے "شجرة الرضوان" کے نیچے حضورؐ سے بیعت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ اعلان کیا۔

ان الذین یبایعونك یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (پ۲۶۔ الفتح ع۱)

جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ واقع میں اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں، خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ خدا نے یہ بھی کہا ہے کہ،

فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ (الفتح)

پھر جو شخص (بیعت اور عہد) توڑے گا تو اس کی توڑنے کا وبال اس پر ہوگا۔

تو عرض ہے کہ یہ صرف ایک اصولی بات کے طور پر فرمایا گیا ہے۔ جہاں تک سرکار صحابہؓ کی بات ہے اس کے متعلق فرمایا کہ:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا۔ (الفتح ع۳)

اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوا جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اور جو کچھ ان کے دلوں میں تھا، اللہ نے اس کو معلوم کیا، چنانچہ ان پر طمانیت نازل کی اور ان کو لگے ہاتھ ایک فتح دے دی۔

گویا کہ اللہ کے ہاں وہ قابل اعتماد اور صاحب دل لوگ تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ توبہ میں تو ان کا نام لے کر کہا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ (پ ۱۱۔ توبہ ع ۱۳)

مہاجرین اور انصار میں سے جنھوں نے پہلے سبقت کی اور دوسرے وہ لوگ جو جذبۂ نیک کے ساتھ ان کے بعد داخل ایمان ہوئے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (توبہ۔ ع ۱۳)

خدا ان سب سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہو گئے۔

خدا کی طرف سے صحابہ کی یہ "تعدیل" خدائی معیار کی ایک تعدیل ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کے برعکس شیعہ کرمفرماؤں کے ماہنامہ معارف اسلام نے ان نفوس قدسیہ کی شان اقدس کے خلاف جو رکیک حملے کیے اور جس نگاہ سے اسے دیکھا ہے آپ اس کا بھی ایک ہلکا سا نمونہ ملاحظہ فرمالیں۔

غزوۂ احد میں شریک صحابہ اور شیعہ

معارف اسلام نے غزوۂ احد میں شریک صحابہ کو جو خراج عقیدت پیش کیا ہے وہ یہ ہے:

۱۔ پیغمبر کے ساتھی عام طور پر غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے "احساس کمتری" ابھی پوری طرح دلوں سے نکلا نہ تھا۔

۲۔ غریب و غلام اور پس ماندہ طبقہ کے افراد کو دور جاہلیت میں "ادنیٰ کاموں" کے علاوہ کوئی خاص تربیت نہ ملا۔

۳۔ جو جماعت پیغمبر کے ساتھ شامل تھی ابھی وہ بھی پوری طرح منتقل نہ ہو پائی تھی۔ "پیغمبر سے خلوص و وابستگی اور جاں نثاری" ابھی درجۂ کمال کو نہ پا سکی تھی۔ اور یہ ہے بھی فطری سی بات، ابتدائی زمانہ ہونے کی وجہ سے ابھی انھوں نے پیغمبر کے بارہ میں وہ کچھ تفاصیل نہ دیکھی تھیں جو انھیں دیکھنے کی تمنا تھی (نبوت کا آغاز ۲ اپریل ۶۱۰ء میں ہوا، مدینہ طیبہ میں داخلہ ۱۰ اکتوبر ۶۲۲ء کو ہوا۔ غزوۂ احد ۳ھ کو پیش آیا۔ وفات ۶ جون ۶۳۲ء کو پائی۔ اس مجموعی مدت میں غزوہ احد تک کا دور تقریباً پندرہ سال بنتا ہے۔ بعد کا تقریباً آٹھ سال۔ لیکن اس کے باوجود وہ ابھی ابتدائی زمانہ رہا اور یہ کامل — معارف اسلام کی شیعی منطق کا اچھوتا نمونہ ہے۔ زبیدی)

۴۔ کچھ متکبر قسم کے حضرات بھی اسلامی صفوں میں شامل تھے۔ یہ لوگ دانشور...... طبقہ تو کہلایا جا سکتا ہے، انھیں سربازی کی جرأت نہ ہوتی (یہ جن اکابر صحابہ کی طرف اشارہ ہے، آپ سمجھ گئے ہوں گے، عیاں راچہ بیاں۔ زبیدی)

۵۔ انصار مدینہ اور مہاجرین کی اکثریت جنگ آزمانہ تھی۔ انصار نے تو اس سے پہلے کبھی تلوار کسی موقع پر بھی نہ اٹھائی تھی۔ مسلمانوں کی اس مشکل کو نوجوان علی نے آسان کر دیا۔ (معارف اسلام ص ۴۳-۴۴۔ علی و فاطمہ نمبر ۱۳۸۶ھ شمارہ ماہ رجب و شعبان ۱۳۸۶ھ)

ان افراد میں مندرجہ ذیل انسانی کمزوریاں تھیں:۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اسلام کے فلسفۂ حیات کو سمجھ نہ سکے۔

۲۔ لالچ اور اغراض ابھی دلوں میں موجود تھے۔

۳۔ دور اندیشی اور جنگی تدبیر کا فقدان تھا۔

۴۔ نظم و ضبط کی اہمیت سے واقف نہ تھے۔

۵۔ مرکزیت اور مرکز سے رابطہ کے سنہری اصولوں سے ناواقف تھے۔

۶۔ اطاعت رسول کے صحیح مفہوم سے آشنا نہ تھے۔

۷۔ (ان میں) وسعت نظر پیدا نہ ہوئی تھی۔

۸۔ ذہانت و فطانت، جرأت و تہور اور اجتماعی بقاء کے اصولوں سے بہرہ ور نہ ہوئے تھے۔

(معارف اسلام ص ۴۸ - جنوری ۱۹۲۶ء)

خالد بن ولید کے حملہ کے وقت فرار ہونے والے تن آسان اگر ذرہ ہمت سے کام لیتے تو..... (ایضاً ص ۴۹)

انصار و مہاجرین

"مہاجرین میں اکثریت "مصلحت پسند طبقہ" کی تھی۔ انصار نے جہاں "غیر مخلص عناصر" کی اکثریت پیش کی"۔ (ایضاً ص ۵۲)

ہمیں احد کی جنگ میں ایک تیسرے طبقے کا سراغ بھی ملتا ہے۔ یہ "غیر مخلصین" کا گروہ تھا مگر اپنی فطری بزدلی کی بنا پر وہ کھل کر سامنے نہ آسکتے تھے۔ یہ طبقہ نظری، فکری اور سیاسی طور پر بلوغت کو قطعاً نہ پہنچا تھا۔ ان کے اسلام کا باعث محض بھیڑ چال اور مبہم خیالات تھے۔ اور اگر خدانخواستہ پیغمبر مارے جاتے تو یہی لوگ جن کی اکثریت تھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتے اور مخالفین سے مل کر اسلام کے باقیات و آثار کو ختم کر دیتے۔ منطقی طور پر اس طبقے کی اکثریت انصار میں ہونی چاہیے تھی اور تھی۔ (ایضاً ص ۵۲)

احد میں شریک صحابہ کی تعداد تقریباً ۶۵۰ تھی۔ جن میں خلفائے راشدین، دوسرے عظیم مہاجرین اور انصار شریک تھے یہ خراج عقیدت ان کو پیش کیا جا رہا تھا۔ غور فرمائیے۔ نزاکت حالات کا کس قدر اچھوتا احساس کیا جا رہا ہے۔

حضرت انسؓ، براءؓ اور جریرؓ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورؐ کے جلیل القدر صحابی جنگ جمل، صفین اور نہروان میں حضرت علیؓ کے ساتھی اور سپاہی اور حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ ان کے متعلق معارفِ اسلام رقمطراز ہے۔

"عمر بن سعد ناقل ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر لوگوں کو قسم دی کہ جس شخص نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ والی حدیث کو سنا ہے وہ کھڑے ہو کر بیان کرے، پس لوگوں نے گواہی ادا کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبر کے نیچے انس بن مالک اور براء بن عازب اور جریر بن عبداللہ بیٹھے تھے۔ جناب امیر علیہ السلام نے مکرر یہی فرمایا۔ لیکن ان میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ الٰہی! جس شخص نے اس شہادت کو چھپایا ہے باوجودیکہ وہ اس کو جانتا ہے، اس شخص کو اس وقت تک نہ مارنا جب تک اس کے لیے کوئی نشانی نہ مقرر کر دے کہ وہ اس سے دنیا میں پہچانا جائے، عمر بن سعد کا کہنا ہے کہ انس برص (برص کی بیماری میں مبتلا) ہوئے اور براء اندھے ہو گئے اور جریر "بیچوامی" کرتے کرتے واپس آئے الخ (معارف اسلام علی و فاطمہ نمبر ص ۲۴ جمادی الثانی و رجب ۱۳۸۶ھ مطابق اکتوبر و نومبر ۱۹۶۶ء)

غور فرمائیے! کس قدر شریفانہ زبان اور کس قدر صلح جویانہ انداز ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ان کے اظہارِ خیال کا کیا انداز ہے۔ ذیل کی سطور ملاحظہ فرمائیں۔

جناب رسولِ خدا کی رحلت کے بعد "امت" نے اہل بیتِ رسول سے کشمکش شروع کر دی اور ان سے انحراف کرنے کو اپنی حیات کا مقصد بنا لیا ..... اس ظلم کی آلِ رسول میں سے پہلی شہیدۂ ظلم جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام ہیں کہ ...... جس نے اس کو رنجیدہ کیا اس نے مجھے رنجیدہ کیا ...... پس اولادِ فاطمہ طاہرہ سے روگردانی اور ان کے طریقے سے علیحدگی اختیار کرنے سے کیا نجات "ممکن ہو سکتی ہے؟" (معارف اسلام علی و فاطمہ نمبر نومبر و دسمبر ۱۹۶۴ء)

ناقۂ رموزِ مملکت کی ہلاکت آفرینی نے جب باغِ فدک کو منہ مارا اور وہ نہ صرف اس کے منہ کا لقمہ بنا بلکہ جگالی کا سامان بنا تو ...... (ایضاً)

رسولِ حق منزلیں طے کرتے رہے، غار میں پہنچے وہاں اپنے یار کو "لا" کہنا پڑا (یعنی لا تحزن ان اللہ معنا)

لیکن خانۂ نبوت میں کسی کو بھی "لا" کہنے کی ضرورت نہ پڑی" (ایضاً)

انتہا ہے کہ سیدۂ عالم کے گھر پر لکڑیاں جمع کر دی گئیں اور آگ لگائی جانے لگی۔ (معارف علی فاطمہ اکتوبر نومبر ۱۹۶۶ء)

سقیفہ بنی ساعدہ کے واقعات کی بنا پر دنیا نے آلِ محمد سے رخ پھیر لیا جس کے نتیجہ میں لیلاناں نامعلوم برسرِ اقتدار آگئے (معارف اسلام ص ۲۶ شہید نینوا نمبر ۱۳۸۶ھ)

حضرت عمرؓ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر یوں فرمایا،

امیر المومنین کا ارشاد کہ "میں نے کبھی پیغمبر کے احکام سے سرتابی نہیں کی" یہ ان لوگوں پر طنز ہے کہ جو پیغمبر کے احکام کو رد کرنے میں بیباک تھے اور انھیں ٹوکنے کی جسارت کر گزرتے تھے۔ جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب پیغمبر کفارِ قریش سے صلح پر آمادہ ہو گئے تو صحابہ میں سے ایک صاحب اتنے برافروختہ ہوئے کہ وہ پیغمبر کی رسالت میں شک کرنے لگے..... اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ مخاطب (یعنی حضرت عمرؓ) شک کی منزل سے آگے نکل چکا تھا..... اسی طرح جیش اسامہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہمراہ جانے کے تاکیدی حکم کو ٹھکرا دیا گیا اور ان تمام سرتابیوں سے بڑھ کر وہ سرتابی تھی جو تحریر وصیت کے سلسلے میں ظاہر ہوئی (ایضاً ص ۵)

.... عمر نہ صرف بیت المال سے روزینہ لیتے تھے بلکہ بوقت ضرورت مسلمانوں کو جمع کر کے "مانگ بھی لیتے تھے (ایضاً ص ۱۶)

اس ضمن میں ایک صحابی کا واقعہ ملحوظ ہے جس نے آنحضرتؐ کے سامنے توریت پڑھنا شروع کی ...... اور آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو تم مجھے چھوڑ کر یہودی بن جاتے (معارف اسلام ص ۵۸، نومبر دسمبر ۱۹۶۲ء علی وفاطمہ نمبر)

حضرت ابوسفیان کی اہلیہ

جونہی ابوسفیان کے نعرے بلند ہوئے اس کی بیوی ہندہ بن عتبہ کھڑی ہو گئی وہ خوب بنی ٹھنی تھی (علی فاطمہ نمبر نومبر دسمبر ۱۹۶۵ء)

توہین نبی

اگر یہ سوال ہو کہ اگر کوئی زمانے کا نیک ہو، پارسا ہو، زاہد ہو، متقی ہو، غوث و قطب ہو صحابی ہو حتیٰ کہ اگر "نبیؐ ہی سامنے ہو تو کیا پھر امام حسین علیہ السلام کو ان میں سے کسی ایک کی بیعت کر لینی چاہیے اس کے لیے امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ (علی وفاطمہ نمبر ماہ ستمبر ۱۹۷۰ء)

اہلِ حدیثوں کا ذکر

ہمارا ان (وہابیوں) کو نجد کے عبدالوہاب کی تحریک وہابیت ہی کا رہا۔۔۔ یہ صحیح بخاری میں روایت موجود ہے کہ:

"...... صحابہ نے پھر کہا یا رسول اللہ نجد میں؟ حضورؐ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں (یعنی) نجد میں زلزلے اور فتنے ہیں وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا" (معارف اسلام ص ۱۱۔ جون ۱۹۷۳ء)

آخری حوالہ بالکل تازہ اور اسی شمارہ کا ہے جس میں ہمارے محترم فاضل غیاث الدین صاحب نے "صلح حدیبی اور نزاکتِ وقت" کا درس دیا ہے۔

الغرض طرار اور ریاشوں کا یہ وہ سنگدل ٹولہ ہے، جس نے "شیعہ مسلک" کی مفید خدمت انجام نہیں دی، اور اسلاف صحابہ کے مدفن اکھیڑ کر ان کے پاک کفن چھانٹے اور ان کے جسدِ اطہر کی بے حرمتی میں بڑی شقاوت کا ثبوت دیا۔

یقین کیجیے ہم نے یہ اقتباس سرسری طور پر نقل کیے ہیں، انھوں نے نام نہاد معارف اسلام میں اہل سنت، عظیم صحابہ اور امامانِ امت کے خلاف جو سوقیانہ زبان، عامیانہ گلفشانیاں کی ہیں، وہ ان سے کہیں زیادہ دل خراش اور شرمناک ہیں جو اوپر درج کی گئی ہیں لیکن بایں ہمہ نامعلوم بنتے ہیں کہ وقت کی نزاکت کا احساس کیا جائے حالانکہ ان اشتعال انگیزیوں کے باوجود ہم فضا کو مکدر کرنے کے خلاف ہیں، بلکہ ہم اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ اس سے ان دوستوں نے دین و دنیا اور آخرت سیاہ کی ہے اور اس قدر سیاہ کر خود سیاہ بالہ میں مصروف رہتے ہیں اور اس آیت کے مصداق، خود ہی اپنے درپے آزار رہتے ہیں۔ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ (الحشر ع ۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ